بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

نگران: مبارک احمد تنویر (انچارج شعبہ تصنیف)

مدیر: حامد اقبال

جلد نمبر 23 شمارہ نمبر 09۔ ماہ تبوک 1397 ہجری شمسی بمطابق ستمبر 2018ء

قرآن کریم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ (المنافقون:10)

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! تمہیں اموال اور تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو ایسا کریں تو یہی ہیں جو گھاٹا کھانے والے ہیں۔

(ترجمہ از۔ حضرت خليفة المسيح الرابع رحمه الله تعالٰی)

حدیثِ مبارکہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ’’اے لوگو! جنت کے باغوں میں چرنے کی کوشش کرو‘‘ ہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! جنت کے باغ سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ’’ذکر کی مجالس جنت کے باغ ہیں‘‘ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ’’صبح اور شام کے وقت خصوصاً اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے اس کی قدر و منزلت کا علم ہو جو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی ہے تو وہ یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا کیا تصور ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ایسی ہی قدر کرتا ہے جیسی اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی ہے۔‘‘

(قشيريه باب الذكر صفحة 111۔ بحواله حديقة الصالحين صفحه :127)

اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’یہ دنیا چند روزہ ہے اور ایسا مقام ہے کہ آخر فنا ہے۔ اندر ہی اندر اس فنا کا سامان لگا ہؤا ہے۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے مگر خبر نہیں ہوتی۔ اس لئے خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اُسے آتا ہے جو اُسے شناخت کرے۔ اور جو اس کی طرف صدق و وفا سے قدم نہیں اٹھاتا اس کی دعا کھلے طور پر قبول نہیں ہوتی۔ اور کوئی نہ کوئی حصہ تاریکی کا اسے لگا ہی رہتا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف ذرا سی حرکت کرو گے تو وہ اس سے زیادہ تمہاری طرف حرکت کرے گا۔ لیکن اول تمہاری طرف سے حرکت کا ہونا ضروری ہے۔ یہ خام خیالی ہے کہ بلا حرکت کئے اس سے کسی قسم کی توقع رکھی جاوے یہ سنت اللہ اسی طریق سے جاری ہے کہ ابتدا میں انسان سے ایک فعل صادر ہوتا ہے۔ پھر اس پر خدا تعالیٰ کا ایک فعل نتیجۃً ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنے مکان کے کل دروازے بند کر دے گا تو یہ بند کرنا اس کا فعل ہوگا۔ خدا تعالیٰ کا فعل اس پر یہ ظاہر ہوگا کہ اس مکان میں اندھیرا ہو جاوے گا لیکن انسان کو اس کوچہ میں پڑ کر صبر سے کام لینا چاہئے۔

بعض لوگ شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے سب نیکیاں کیں۔ نماز بھی پڑھی روزے بھی رکھے۔ صدقہ خیرات بھی دیا مجاہدہ بھی کیا مگر ہمیں وصول کچھ نہیں ہوا۔ تو ایسے لوگ شقی ازلی ہوتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ انہوں نے سب اعمال خدا تعالیٰ کے لئے کئے ہوتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کیا جاوے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ضائع ہو اور خدا تعالیٰ اس کا اجر اسی زندگی میں نہ دیوے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 494۔ ایڈیشن 2010 انڈیا)

مشعل راہ۔ حضرت خليفة المسيح الخامس ايده الله تعالٰی بنصره العزيز

’’جلسہ نہ کوئی دنیاوی میلہ ہے نہ دنیاوی مقاصد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہاں آنے والوں کو ایک تو ذکر الٰہی کی طرف توجہ دیتے رہنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ اور دوسرے یہ ہر وقت ذہن میں رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ان نیکیوں کو حاصل کرنے اور اپنانے والے بنیں اور پھر انہیں مستقل اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے والے بنیں جن کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔۔۔

پس جلسے کی کارروائی سنتے ہوئے، چلتے پھرتے ان دنوں کو ذکر الٰہی میں گزاریں اور پھر یہ بھی فائدہ ہے کہ جب انسان ذکر کر رہا ہوتا ہے، ایسی مجلس ہوتی ہے تو دوسروں کو بھی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر وہ بھی اپنے ان دنوں کو با مقصد بنانے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ بے مقصد مجالس لگائی جائیں بے مقصد گفتگو کی جائے ان دنوں کو ہر ایک کو با مقصد بنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان دنوں کی عادت کا اثر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں بھی کچھ عرصے تک تو رہتا ہے اور اگر انسان کی توجہ رہے تو پھر لمبا عرصہ رہتا ہے۔

پس یہ جلسہ سالانہ کی برکات میں سے ہے کہ ایک شخص کی دعائیں اسے خود بھی فائدہ پہنچا رہی ہوتی ہیں اور جماعت کی مجموعی ترقی کا بھی باعث بن رہی ہوتی ہیں اور اسی طرح دوسروں کو بھی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے اور جلسے کے مقاصد کو حاصل کرنے کا باعث بنا رہی ہوتی ہیں۔

پس اپنے ان دنوں کو ہر شامل ہونے والے کو اس طریق پر گزارنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا اور ہم سے توقع رکھی۔۔۔ یہ جلسے اسی لئے منعقد کئے جاتے ہیں کہ روحانی ماحول سے، نیکی کی باتیں سننے سے، ذکر الٰہی کرنے سے ہم میں وہ عادتیں مستقل پیدا ہو جائیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہوں۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل مؤرخہ 26 جون تا 02 جولائی 2015۔ صفحہ 6)‘‘

آخری قسط

جلسہ سالانہ کے آداب

(مکرم مبارک احمد تنویر ۔مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

8۔ کثرت سے استغفار کرنا

روحانی سفر میں خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی استغفار کی اہمیت کو حضرت مسیح موعودؑ اور آپؑ کے خلفاء نے ہر احمدی کو خوب ذہن نشین کروادیا ہے۔حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’بعض نقائص انفرادی ہوتے ہیں اور انفرادی حالت سے پیدا ہوتے ہیں مگر قومی نقائص اجتماعات کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں۔قوم کبھی خلوت میں تباہ نہیں ہوتی ہمیشہ جلوت میں تباہ ہوتی ہے۔ اسی لئے رسول کریم ﷺ کسی جلسہ یا مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کم از کم ستر بار استغفار پڑھتے۔ اب ہمارا جلسہ آنے والا ہے جس میں شامل ہونے کے لئے لوگ جمع ہوں گے۔ان آنے والوں میں کمزور بھی ہوں گے اور مخلص و جوشیلے بھی،سموئی ہوئی طبیعت کے لوگ بھی ہوں گے اور ڈھیلی طبیعت کے بھی، چست اور ہوشیار بھی ہوں گے اور سست اور غافل بھی،متقی اور تقویٰ کی راہ پر چلنے والے بھی ہوں گے اور اس راہ سے دور رہنے والے بھی۔ اور وہ ایک دوسرے کو اپنی باتیں سنائیں گے۔ کئی بسط کی حالت میں ہوں گے اور کمزورں کو اپنی باتیں سنا کر چست اور ہوشیار بنا دیں گے اور کئی اپنی قبض کی حالت میں ہوں گے اور کمزوروں کو ملیں گے اور جس طرح کنڈی مچھلی کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے ان کو اپنی طرف کھینچ لیں گے۔پس یہ موقع بہت دعاؤں کا اور بہت گریہ وزاری کا ہے۔۔۔دعاؤں میں لگیں رہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس اجتماع کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ابتلاؤں اور ٹھوکروں سے بچائے۔‘‘

(خطبات محمود 1944،جلد25،صفحہ 772-773)

9۔ جلسہ کے ماحول کی عمومی صفائی کا خیال رکھنا

ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جانتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صفائی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’جلسے کے دنوں میں موحول کی عمومی صفائی کا غیروں پر بڑا اثر پڑتا ہے اور اس کا اکثر لوگ اظہار کرتے ہیں۔اس لئے ہمیشہ ہر ایک کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔ضروری نہیں کہ صفائی صرف صفائی کے کارکنان جو ہیں انہوں نے ہی کرنی ہے۔آپ میں سے ہر ایک کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ہر ایک اگر اس طرف توجہ رکھے اور کوئی چھوٹا موٹا گند، چیز، گلاس، پلیٹ،لفافے وغیرہ پڑے دیکھیں تو اٹھا کر ڈبے میں ڈال دیں تو اس طرح پھر جہاں آپ ماحول کو صاف رکھ رہے ہوں گے،وہاں آپ ثواب بھی کما رہے ہوں گے۔ویسے بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل الوضوء حدیث نمبر 534)‘‘

(خطبات مسرور،جلد11،صفحہ:486)

10۔ خواتین کا پردہ کا اہتمام کرنا

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’عورتوں کو خاص طور پر اس امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں،جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جلسہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے۔(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395) اس لئے اس میں شامل ہونے والے کی نظر اس بات پر مرکوز ہونی چاہئے کہ ہم نے اپنے روحانی، اخلاقی اور علمی معیاروں کو بلند کرنا ہے۔اس میں ترقی کرنی ہے اور اس ماحول سے خاطر خواہ فائدہ اٹھانا ہے۔جب یہ سوچ ہوگی تو وہ خواتین بھی جو اپنے لباس اور زیور کی نمائش کر رہی ہوتی ہیں وہ بھی سادہ لباس میں آئیں گی یا اس سوچ کے ساتھ آئیں گی کہ اصل مقصد ہمارا جلسہ سننا ہے۔پس یہ سوچ رکھنی چاہئے اور لباس مناسب اور ڈھکے ہوئے ہونے چاہئیں۔بعض کے لباس کے بارے میں شکایات آتی ہیں کہ ایسے ہوتے ہیں جس سے کسی طرح بھی کسی احمدی عورت کا تقدس ظاہر نہیں ہو رہا ہوتا۔پس لباس وہ ہو جو زینت کو چھپانے والا ہو اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرما دی کہ تقویٰ پر چلتے ہوئے جو لباس تم زیب تن کرو گے، وہی تمہاری زینت چھپانے والا لباس ہے۔ اسی طرح مردوں اور عورتوں کو یہ حکم بھی ہے کہ وہ غض بصر سے کام لیں۔راستہ چلتے ہوئے بلاوجہ ادھر ادھر نہ دیکھیں،نظریں نہ دوڑائیں، یہ بھی انتہائی ضروری چیز ہے۔ماحول کے تقدس کے لئے بہت ضروری ہے، اپنے اخلاق کے لئے بہت ضروری ہے۔پس اس طرف بھی بہت زیادہ توجہ دیں۔

(خطبات مسرور،جلد نہم،صفحہ 372-373)

ب۔وہ غلطیاں جن کا ادراک حاصل کرنا اور پھر پوری کوشش سے ان سے ان تین دنوں میں خود بھی بچنا اور دوسرے شاملین کو بھی اگر وہ کسی غلطی کا ارتکاب کریں تو مناسب رنگ میں پیار سے اس سے بچنے کی توجہ دلانا۔

1۔ لغویات سے مکمل اعراض کرنا:

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ المومنون میں کامیاب ہونے والے مومنوں کی لازمی صفات میں قیام نماز کے بعد دوسرے نمبر پر لغویات سے اعراض کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ

” وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ.“ اور وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔

لغویات سے بچنا کس قدر ضروری ہے اس کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے ان کو نماز کے حکم کے بعد رکھنے سے واضح ہو جاتا ہے۔اسی لئے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’اس طرف بھی ہر احمدی کو جلسہ کے دنوں میں بھی اور بعد میں بھی خاص توجہ دینی چاہئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اللغو کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں تمام چیزیں آجاتی ہیں۔ یعنی ہر قسم کا جھوٹ، ہر قسم کے گناہ، جُوا، گپیں مارنا، نکتہ چینیاں کرنا۔یہ سب چیزیں اس میں شامل ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ لغویات کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

’’رہائی یافتہ مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔‘‘

حضرت مسیح موعودؑ نے تمام لغویات کی نشاندھی فرمادی۔اب جتنی باتوں کا حضرت مسیح موعودؑ نے ذکر فرمایا ہے یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں۔ایک لغو کام دوسرے لغو کام کی طرف لے جاتا ہے۔اور اگر غور کریں تو لغو کام، لغو باتیں اور لغو حرکتیں جن سے سرزد ہوتی ہیں وہ لغو مجلسوں میں بیٹھنے والے ہوتے ہیں۔لغو لوگوں کی صحبت سے اور میل ملاپ سے، تعلقات سے اور لغو قسم کے جوشوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ذرا ذرا سی بات پر جوش میں آجانا اور غصہ میں آجانا ان سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔۔۔لیکن ہم جلسہ پر آنے والوں میں ان دنوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے کہ صرف جلسہ کے دنوں میں نہیں بلکہ بعد میں بھی ہماری صحبت میں بیٹھنے والے ہمیشہ لغویات سے پرہیز کرنے والے ہوں۔ایسی مجلسیں ہوں جن کے ساتھ بیٹھنے والے کبھی رد نہیں کئے جاتے۔اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہونے والے لوگ ہوتے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز،فرمودہ 2 ستمبر 2016ء بمقام کالسروئے جرمنی، روزنامہ الفضل،13 اکتوبر 2016ء، صفحہ 4-5)

2۔ جلسہ سالانہ کی کاروائی میں اپنی پسند نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پیش نظر رکھنا

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’یہ طریق درست نہیں کہ کسی ایک کی تقریر سننے کے لئے تو آپ بیٹھے رہیں اور دوسروں کی تقریریں نہ سنیں۔مثلاً میں آیا تو آپ میری تقریر سننے کے لئے آگئے یا اور کوئی دوست ہوا جس کا لیکچر عام طور پر پسند کیا جاتا ہو اس کا لیکچر سننے کے لئے بیٹھ گئے۔اس کے تو یہ معنے ہیں کہ آپ تقریریں خدا کے لئے نہیں سنتے بلکہ کسی کی وجاہت یا کسی سے تعلق کی بناء پر تقریریں سنتے ہیں۔حالانکہ کیا پوپلے منہ سے خدا کی باتیں نہیں نکل سکتیں؟ ہم نے تو بعض دفعہ بچوں کے منہ سے ایسی باتیں سنی ہیں

جو ہمارے لئے زندگی بھر کا سبق بن گئی ہیں۔۔۔اس لئے جو شخص اس طرز پر بیٹھتا ہے وہ خدا کے لئے نہیں بیٹھتا بلکہ صرف اچھی تقریر سننے کے لئے بیٹھتا ہے۔ خدا کے لئے وہی شخص بیٹھتا ہے جو اس خیال میں رہتا ہے کہ مجھے جہاں سے بھی اچھی چیز ملے گی میں اسے لے لوں گا۔ رسول کریم ﷺ بھی فرماتے ہیں کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المؤمن اخذھا حیث وجدھا۔ یعنی حکمت کی بات مومن کی گمشدہ اونٹنی ہوتی ہے وہ جہاں بھی اسے نظر آتی ہے اس کو پکڑ لیتا ہے اور سمجھتا ہے کہ یہ میری اپنی چیز ہے کسی اور کی نہیں۔ تو مومن کو ہمیشہ دین کی باتیں سننے کی طرف توجہ رکھنی چاہئے۔ یہ نہیں دیکھنا چاہئے کہ کون سنا رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسانوں سے تعلقات بھی ہوتے ہیں مگر بہر حال وہ دوسرے نمبر پر ہوتے ہیں۔ پہلا نمبر خدا کا ہی ہے اور اسی کی باتیں سننے کے لئے آپ سب دوست یہاں اکھٹے ہوئے ہیں۔‘‘

(خطبات محمود 1941ء، جلد 22، صفحہ: 708 تا 710)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ مقرر چنے ہوتے ہیں اور صرف انہی کی تقاریر کے لئے جلسہ گاہ میں آتے ہیں ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ ’’میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہر قیل وقال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض وغایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔‘‘ فرمایا ’’میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔‘‘

’’۔۔۔مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کے بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے۔‘‘ فرمایا ’’بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 398، 399، 401۔ ایڈیشن 1985 مطبوعہ انگلستان)۔۔۔آپؑ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ یہ تقریریں کرنے والے اکثر بجائے یہ شوق رکھنے کے کہ ہماری تقریر لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے ان کی علمی وروحانی بہتری کا باعث بنے، اپنی تقریر کے دوران صرف اس سوچ میں ہوتے ہیں کہ ان کی واہ واہ ہو۔ گویا کہ تقریر کے دوران ایسے مقررین نے اپنے معبود ان سامعین کو بنایا ہوتا ہے جو ان کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا شامل ہونے والے بھی اخلاص لے کر جلسوں میں شامل نہیں ہوتے، باتیں نہیں سنتے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو مانا۔ اس احسان کا حق ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر ہی ہم حقیقی رنگ میں شکر ادا کر سکتے ہیں جب ہم خالصۃً للہ ہر کام کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 12 اگست 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی، الفضل انٹرنیشنل، 2 ستمبر تا 8 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

3۔ زبان کو فضول گوئیوں سے بچانا

جلسہ کے ان بابرکت ایام میں زبان سے کسی قسم کا کوئی لفظ نہ نکلے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو اور کسی کا دل دکھانے کا موجب بن سکے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعودؑ ایک جگہ ہمیں نصیحت فرماتے ہوئے فرماتے ہیں: ’’ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے‘‘ فرمایا ’’زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آجاتا ہے۔ جب خدا ڈیوڑھی میں آگیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے۔‘‘

ڈیوڑھی کیا ہے؟ ڈیوڑھی کہتے ہیں کسی گھر کے مَین (main) دروازے کو، مین گیٹ (main gate) کو۔ جب خدا تعالیٰ آپ کے گھر کے قریب آگیا، دروازے پر آگیا تو پھر آپ فرماتیہیں کہ اس کا اندر آنا کوئی بعید نہیں۔ کوئی تعجب نہیں کر سکتا کہ وہ اندر نہیں آئیگا۔ پس اللہ تعالیٰ لغویات سے بچنے والوں اور حسن اخلاق دکھانے والوں، نرم زبان استعمال کرنے والوں کے قریب ہو جاتا ہے اور اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ اگر نیکیوں میں باقاعدگی رہے تو خدا تعالیٰ پھر ایسے لوگوں پر اپنا فضل فرماتے ہوئے انہیں اپنا بنا لیتا ہے۔‘‘

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 2 ستمبر 2016ء بمقام کالسروئے جرمنی، روزنامہ الفضل، 13 اکتوبر 2016ء، صفحہ 4-5)

4۔ ہم نے کسی صورت میں کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں بننا

جلسہ کے ان مقدس ایام میں انشاء اللہ ہم نے کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی جو کسی لحاظ سے بھی کسی کمزور احمدی یا آنے والے مہمان کے لئے ٹھوکر کا باعث بن جائے۔ کیونکہ کسی کے لئے روحانیت میں ٹھوکر کا باعث بننے والا بڑا ہی بدقسمت ہے۔ اسی امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’وہ بدقسمت جو کسی کے لئے روحانیت میں ترقی کا باعث بننے کے بجائے اور کسی کو نیکی کی طرف لانے کی بجائے اس کے لئے ٹھوکر اور ابتلاء کا موجب بنتا ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے راندہ ہوا کوئی نہیں ہوتا۔‘‘

(خطبات محمود 1944، جلد 25، صفحہ 773)

5۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدی مسلمان ہیں ہم نے جلسہ میں حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے ارشادات کے مطابق شامل ہونا ہے نہ کہ غیر احمدیوں کی طرح

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’میں نے بارہا اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہمارے جلسہ کے ایام ایک دینی عبادت کا رنگ رکھتے ہیں۔ اس لئے ان ایام کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی اور عبادت میں صرف کرنا چاہیئے۔۔۔بعض لوگ جلسہ کے دوران میں بازار میں پھرتے رہتے ہیں یا دکانوں پر بیٹھ کر باتیں کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے وہ جلسہ سالانہ سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ پہلے پہلے یہ بات ان لوگوں کی وجہ سے تھی جو غیر احمدیوں میں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہوتے تھے۔ وہ جلسہ کے مقام کے قریب جمع ہو کر باتیں کرتے رہتے تھے یا دکانوں پر بیٹھے باتیں کرتے رہتے تھے۔ خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ پکڑتا ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کے کمزور طبقہ نے بھی اس عادت کو اختیار کر لیا اور ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ یہ سمجھا کہ جو لوگ یہ حرکت کر رہے ہیں وہ اچھے اور مخلص لوگ ہیں حالانکہ وہ غیر احمدی تھے اور جب تک انہیں ہدایت نہیں ملتی ہمارا جلسہ سالانہ ان کے لئے میلہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے میلہ سمجھ کر یہ بات کی اور جماعت کے کمزور طبقہ نے انہیں مخلص سمجھ کر یہ بات کی۔ پھر ان سے زیادہ مخلص لوگوں نے انہیں مخلص سمجھ کر یہ بات کی۔ اب یہ مرض زیادہ ہو گیا ہے اور جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو دس یا پندرہ فیصدی حصہ ایسا ہوتا ہے جو جلسہ سالانہ سے فائدہ نہیں اٹھاتا۔‘‘

(خطبات محمود 1951، جلد 32، صفحہ 267-268)

6۔ ہم نے جلسہ دیکھنے نہیں جلسہ سننے آنا ہے

جلسہ کی برکات سے محرومی کا ایک باعث جلسہ میں شامل ہو کر جلسہ سننے کے بجائے جلسہ دیکھنا بن جاتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’بہت سے لوگ جلسہ سالانہ پر آکر بھی اس کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ وہ جلسہ دیکھنے آتے ہیں جلسہ سننے نہیں آتے۔ ایسے لوگوں کو میں کہوں گا کہ وہ تقاریر نہ سن کر گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ اگر انہوں نے یہاں آکر تقاریر نہیں سننی تو بہتر ہے کہ وہ یہاں نہ آئیں۔‘‘

(خطبات محمود 1952، جلد 33، صفحہ 363)

Vol. 23 Monthly **Akhbar-e-Ahmadiyya** Germany Issue 09
Ahmadiyya Muslim Jamaat, National Shoba Tasneef, Genfer Str.11, 60437 Frankfurt/M, Tel:069-50688652, Email:akhbar.ahmadiyya@hotmail.com

7۔ جلسہ کی کاروائی اور نمازوں کے دوران موبائل فون کا استعمال نہیں کرنا

نماز اور دوسری عبادات میں ایک مومن اپنے خدا سے راز و نیاز میں محو ہوتا ہے جلسہ سالانہ کی کاروائی کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول ﷺ کی محبت کے حصول کے گر بتائے جائیں۔ اور سننے والے انہیں سنتے بھی اسی عشق کی کیفیت میں ہیں ان کی اس کیفیت میں کسی لحاظ سے مخل ہونا اچھے نتائج پیدا کرنے والا عمل نہیں ہے۔ اسی لئے تو ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کرلیا کریں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہے میرے ہنگامی فون ہیں یا ہنگامی فون آسکتے ہیں تو گھنٹی کی آواز تو کم از کم بند کرلیں۔۔۔ ہر فون کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے جلسہ کے دوران بھی اور نمازوں کے دوران بھی لوگوں کو ڈسٹرب کر رہی ہو۔“

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 12 اگست 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی، الفضل انٹرنیشنل، 2 ستمبر تا 8 ستمبر 2016ء، صفحہ 6)

8۔ جلسہ پر اپنی نمود و نمائش کا اظہار نہیں کرنا بلکہ ساری توجہ روحانی ترقی کی طرف دینی ہے

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”اول تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کے لئے آتی ہیں، کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔۔۔ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔“

(خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ 12 اگست 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی، الفضل انٹرنیشنل، 2 ستمبر تا 8 ستمبر 2016ء، صفحہ 8)

9۔ جلسہ گاہ میں نہ شور کریں گے اور نہ غلط طور پر بیٹھیں گے

جلسہ کی کاروائی کے دوران شور کرنا، گروپس کی شکل میں بیٹھ کر باتیں کرنا، ٹانگیں پھیلا کر بیٹھنا، ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھنا یا لیٹ جانا یہ کسی بھی طرح اس روحانی اجتماع کے شایان شان نہیں۔ یہ کسی بھی احمدی کے اخلاقی معیار کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔

10۔ جلسہ کے دوران سگریٹ نوشی سے مکمل اجتناب کریں گے

کیا ہم 365 دنوں میں سے صرف تین خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے آپ پر بعض معمولی پابندیاں نہیں لگا سکتے تا کہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ اس سلسلہ کا یہ روحانی اجتماع کسی طرح سے بھی اپنے ظاہری اور روحانی حسن میں کم نہ ہو۔ اور اگر ہم تین دن ان معمولی عادات پر خدا کی رضا کی خاطر قابو نہیں پاسکتے تو پھر ہمارے لئے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ ارشاد انتباع کے لئے کافی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

”یہ تین دن اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کردو جو شخص تین دن بھی خدا کے لئے وقف نہیں کرسکتا اس سے یہ کس طرح امید کی جاسکتی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ ساری عمر کے لئے اسے بلائے تو وہ لبیک کہے گا۔“

(خطبات محمود، جلد 17، صفحہ 770)

خاکسار آخر میں عزیز از جان آقا کے ارشاد پر اپنے اس مضمون کو ختم کرتا ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”ہم میں سے ہر ایک کو ان دنوں میں یہ بات خاص طور پر اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ جلسہ کے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ تین دن گزارنے ہیں۔ ورنہ ہمارا یہاں آنا فضول اور عبث ہوگا۔۔۔ اگر یہاں جلسہ پر آنے کے لئے جو آپ کی ذمہ داریاں ہیں ان کو پورا نہیں کر رہے تو اپنے آپ کو انعامات سے محروم کر رہے ہوتے ہیں۔ پس جیسا کہ میں نے کہا ہمیشہ جلسہ کے مقصد کو پیش نظر رکھیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ کے جو مقاصد بیان فرمائے ہیں وہ زہد، تقویٰ، خدا ترسی، نرم دلی، محبت و مؤاخات، عاجزی، سچائی و راستبازی اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی دکھانا ہے۔“

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ، 22 جولائی 2011ء بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 نومبر 2012ء صفحہ: 1)

کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں

آئے وہ دن کہ ہم جن کی چاہت میں گنتے تھے دن اپنی تسکین جاں کے لئے
پھر وہ چہرے ہویدا ہوئے جن کی یادیں قیامت تھیں قلب تپاں کے لئے

جن کے اخلاص اور پیار کی ہر اَدا ، بے غرض ، بے ریا ، دل نشیں ، دل رُبا
بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب و بلا ، کربلا ہے دل عاشقاں کے لئے

پیار کے پھول دل میں سجائے ہوئے ، نور ایماں کی شمعیں اٹھائے ہوئے
قافلے دُور دیسوں سے آئے ہوئے ، غمزدہ اک بدیس آشیاں کے لئے

دیر کے بعد اے دُور کی راہ سے آنے والو ! تمہارے قدم کیوں نہ لیں
میری ترسی نگاہیں کہ تھیں منتظر ، اِک زمانے سے اِس کارواں کے لئے

پھول تم پر فرشتے نچھاور کریں ، اور کشادہ ترقی کی راہیں کریں
آرزوئیں مری جو دُعائیں کریں ، رنگ لائیں مرے میہماں کے لئے

میرے آنسو تمہیں دیں رم زندگی ، دور تم سے کریں ہر غم زندگی
میہماں کو ملے جو دم زندگی ، وہی اَمرت بنے میزباں کے لئے

نور کی شاہراہوں پہ آگے بڑھو ، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو
خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو ، قرۃ العین ہو سارباں کے لئے

تم چلے آئے میں نے جو آواز دی ، تم کو مولیٰ نے توفیق پرواز دی
پر کریں ، پر شکستہ وہ کیا جو پڑے رہ گئے چشمک دشمناں کے لئے

میری ایسی بھی ہے ایک رُوداد غم ، دل کے پردے پہ ہے خون سے جو رقم
دل میں وہ بھی ہے اِک گوشہ محترم ، وقف ہے جو غم دوستاں کے لئے

یاد آئی جب ان کی گھٹا کی طرح ، ذکر ان کا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دل پہ کڑکیں بلا کی طرح ، رُت بنی خوب آہ و فغاں کے لئے

پھر اُفق تا اُفق ایک قوس قزح ، اُن کے پیکر کا آئینہ بن کر سجی
اک حسیں یاد لے جیسے انگڑائیاں عالم خواب میں خفتگاں کے لئے

ہر تصور سے تصویر اُبھرنے لگی ، نام بن کر زباں پر اُترنے لگی
ذکر اِتنا حسیں تھا کہ ہر لفظ نے فرط الفت سے بوسے زباں کے لئے

اُن کی چاہت میرا مدعا بن گیا، میرا پیار اُن کی خاطر دُعا بن گیا
بالیقیں اُن کا ساتھی خدا بن گیا ، وہ بنائے گئے آسماں کے لئے

حبس کیسا ہے میرے وطن میں جہاں ، پا بہ زنجیر ہیں ساری آزادیاں
ہے فقط ایک رستہ جو آزاد ہے ، یورش سیل اشک رواں کے لئے

ایسے طائر بھی ہیں جو کہ خود اپنے ہی آشیانے کے تنکوں میں محصور ہیں
اُن کی بگڑی بنا میرے مشکل کشا ، چارہ کر کچھ غم بیکساں کے لئے

بن کے تسکیں خود اُن کے پہلو میں آ ، لاڈ کر، دے اُنھیں لوریاں ، دل بڑھا
دُور کر بد بلا یا بتا کتنے دن اور ہیں صبر کے امتحاں کے لئے؟

(کلام طاہر)